سورة عبس

Chapter 80

Why aversion for those who are sourceless

آیات42

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنور نے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

عَبَسَ وَ تَوَلّٰۤی ﴿۱﴾

1-(نازل کردہ نظامِ زندگی کے قیام کے سلسلہ میں جو اصول پیشِ نظر رہنا چاہیے وہ یہ کہ یہ نہیں دیکھنا چاہیے کہ اس جدوجہد میں شامل ہونے والے کس قدر وجاہت اور منصبوں کے مالک ہیں۔ بلکہ اس کے لئے دیکھنا یہ چاہیے کہ اس کے لئے کس کے دل میں سچی تڑپ ہے۔ لہٰذا، اس نظام کی طرف دعوت دینے والا بھلا) کیوں چہرے پر ناگواری محسوس کرے اور رخ پھیرلے

اَنۡ جَآءَہُ الۡاَعۡمٰی ﴿۲﴾

2-(اس بات پر) کہ اس کے پاس (ایک غریب) اندھا (ہدایت حاصل کرنے کے لئے) آگیا ہے؟

وَ مَا یُدۡرِیۡکَ لَعَلَّہٗ یَزَّکّٰۤی ﴿۳﴾

3-اور کیا تمہیں اس بات کا ادراک ہے کہ (وہی اندھا تمہاری تعلیم و آگاہی سے کس قدر پاکیزہ اخلاق کا حامل ہوسکتا ہے اور) اس طرح اس کی ذات کی اعلیٰ نشوونما ہوسکتی ہے؟ (یزّکّیٰ)

اَوۡ یَذَّکَّرُ فَتَنۡفَعَہُ الذِّکۡرٰی ﴿۴﴾

4- بلکہ وہ (اگر) اس تعلیم کو قبول ہی کرلے (تو کم از کم بتدریج) اس آگاہی سے فائدہ حاصل کرتا چلا جائے۔

(نوٹ: آیات 4-79:2 میں جس اندھے کی بات کی جارہی ہے وہ ایسے لوگوں کے لئے ایک اِستعارہ بھی ہوسکتا ہے جو عقلی طور پر یا علمی طور پر اندھے ہیں یعنی کم عقل اور کم علم والے ہیں مگر آگاہی حاصل کرنے کی تڑپ اُن کے دلوں میں موجود ہوتی ہے)۔

اَمَّا مَنِ اسۡتَغۡنٰی ﴿۵﴾

5- لیکن (اس کے برعکس) جو شخص (اپنے آپ کو رشد و ہدایت سے) بے پروا کیے رکھتا ہے (اور کہتا ہے کہ اسے اس قسم کی تعلیم کی نہ ضرورت ہے نہ پروا)

فَاَنۡتَ لَہٗ تَصَدّٰی ﴿۶﴾

6- تو تجھے کیا پڑی ہے کہ ایسے شخص کے لئے اپنی جان کھپاتے پھرو۔

وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا يَزَّكَّىٰ ۝٧

7- اور اگر ایسا شخص اپنی ذات کی نشوونما کرنے کو تیار ہی نہ ہو تو اس سے تم پر (کوئی الزام) نہیں آسکتا۔

وَأَمَّا مَن جَاءَكَ يَسْعَىٰ ۝٨

8- اور (الزام تو اس بات سے آتا ہے کہ) جو شخص (قرآن سمجھنے کے لئے) تمہارے پاس بھاگتا ہوا آئے

وَهُوَ يَخْشَىٰ ۝٩

9- اور وہ غلط راہ پر چلنے کے نقصانات سے خوف زدہ بھی ہو (اور ان سے وہ بچنا چاہے)،

فَأَنتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ ۝١٠

10- مگر تم اُس سے بے رخی برتو۔

كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝١١

11- نہیں نہیں! ایسا نہ کرنا! یہ (قرآن) تو ایک سبق آموز آگاہی ہے (اور یہ ان سب کے لئے ہے جو غلط روش کے تباہ کن نتائج سے بچنا چاہتے ہیں، 2/2)۔

وقف لازم

فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ۝١٢

12- لہٰذا، (ہر شخص کو اس کا اختیار ہے کہ) جو چاہے اس آگاہی کو قبول کر لے (اور جو چاہے اس سے منہ موڑ لے، 18/29)۔

فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝١٣

13- (یہی وجہ ہے کہ اسے چھپا کر نہیں رکھا گیا۔ بلکہ) نہایت باعزت اوراق میں (لکھوا کر) دے دیا ہے (تا کہ جس کا جی چاہے اسے پڑھ لے اور اس سے فائدہ حاصل کر لے)۔

مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝١٤

14- (یہ اوراق) بلند مرتبہ (فکر) اور پاکیزہ (اخلاق کی تعلیم دیتے ہیں)۔

بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ۝١٥

15- اس (قرآن) کو لکھنے والے (اور اس کی آگاہی کو) آگے پھیلانے والے،

كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝١٦

16- نہایت باعزت ومحترم ایسے لوگ ہیں جن کے دماغوں میں وسعتیں اور دلوں میں کشادگی ہوتی ہے اور انسانوں کو خوشگواریاں مہیا کرنے کی جدوجہد میں مصروف رہتے ہیں (بررۃ)۔

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿١٧﴾

17- (لہٰذا، اب ذرا غور کرو کہ اگر کوئی اپنے تکبر، جاہ وحشمت، دولت وقوت کی بناء پر اس قسم کی بلند اور پاکیزہ تعلیم کی پروا نہ کرے اور) نازل کردہ سچائیوں کو ماننے سے انکار کردے تو وہ انسان تو مارا جائے گا (یعنی اس سے زیادہ تباہ وبرباد ہونے والا اور کون ہوسکتا ہے)۔

مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿١٨﴾

18- (ایسے شخص کو کم ازکم اپنی زندگی پر ہی غور کرنا چاہیے کہ وہ کن کن مراحل میں سے گزرتی ہے۔ کیا وہ غور نہیں کرتا کہ) وہ کس چیز سے تخلیق کیا گیا؟

مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿١٩﴾

19- اس کو مادۂ تولید کی ایک اکائی سے تخلیق کیا اور پھر اسے خاص پیمانوں (سے گزارتے ہوئے تشکیل کیا گیا)۔

ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿٢٠﴾

20- پھر (اسے ذرائع علم یعنی بصارت وسماعت وادراک وغیرہ عطا کیے اور اس کے لئے زمین میں سامانِ زندگی پیدا کر کے زندگی کی) راہیں اس پر آسان کردیں۔

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿٢١﴾

21- پھر (وہ وقت آیا کہ) اس پر موت طاری کر کے اسے قبر میں ڈال دیا۔

(**نوٹ**: مرنے کے بعد جو جہاں ہے وہی اس کی قبر ہے)۔

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿٢٢﴾

22- پھر وہ یعنی اللہ جب مناسب سمجھے گا تو اسے اٹھا کھڑا کرے گا (اور اسے اپنے اعمال کا حساب دینا پڑے گا)۔

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿٢٣﴾

23- (یہ ہیں زندگی کے وہ مراحل جن سے براہِ راست سچائیوں کا انکار کرنے والے بھی گزر رہے ہیں اور گزرنے والے ہیں۔ مگر ان حقائق کی پرواہ نہ کرنے کی وجہ سے) یہ بات حتمی اور یقینی ہے کہ جو اس کو حکم دیا گیا تھا وہ اس نے پورا نہیں کیا (یعنی حکم یہ دیا گیا تھا کہ نازل کردہ احکام وقوانین کے مطابق زندگی گزارو مگر اس نے ان کے خلاف اپنی نامناسب

خواہشات کے تحت زندگی گزار دی، 45/23)۔

فَلۡيَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ۙ‏ ﴿۲۴﴾

24- حالانکہ انسان اگر دیکھے تو (وہ جان جائے گا) کہ یہ خوراک جو اسے میسر آتی ہے (تو وہ اللہ نے بغیر معاوضہ کے نوعِ انسان کے لئے پیدا کر رکھی ہے تا کہ انسان اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر لیں اور کوئی انسان اس سے محروم نہ رہے۔ مگر اس نے یہ حکم بھی پورا نہیں کیا، 59/7)۔

اَنَّا صَبَبۡنَا الۡمَآءَ صَبًّا ۙ‏ ﴿۲۵﴾

25-(کیونکہ خوراک کا پیدا کرنا بھی مراحل سے گزارا گیا تب جا کے انہیں یہ خوراک میسر آئی۔ مثلاً) یہ حقیقت ہے کہ ہم نے اوپر سے پانی برسایا (یعنی پانی پر خوراک کی پیداوار کا بنیادی انحصار ہے)۔

ثُمَّ شَقَقۡنَا الۡاَرۡضَ شَقًّا ۙ‏ ﴿۲۶﴾

26- پھر (ذرا مزید غور کرو کہ انسان زمین میں بیج ضرور ڈالتا ہے۔ لیکن) زمین کو پھاڑ کر (اس میں سے کونپل ہمارے ہی قوانین کے مطابق) پھوٹتی ہے۔ (یہ انسان کے بس کی بات نہیں کہ دانے کو کونپل میں تبدیل کر دے)۔

فَاَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا حَبًّا ۙ‏ ﴿۲۷﴾

27- پھر (یہ بھی ہمارے قوانین کے تحت ہوتا ہے کہ) ہم اس میں سے (اناج والی فصل سے) اناج اگاتے ہیں (اور دوسری فصلوں سے ان جیسی فصلیں اگاتے ہیں)۔

وَّعِنَبًا وَّقَضۡبًا ۙ‏ ﴿۲۸﴾

28- اور (اسی طرح) انگور اور ترکاریاں (پیدا کر دیں)۔

وَّزَيۡتُوۡنًا وَّنَخۡلًا ۙ‏ ﴿۲۹﴾

29- اور زیتون اور کھجوریں (پیدا کیں)۔

وَّحَدَآئِقَ غُلۡبًا ۙ‏ ﴿۳۰﴾

30- اور ایسے گھنے باغات (پیدا کر دیے) جن کی زمین تک حسین و جمیل گھاس سے آراستہ ہوتی ہے۔

وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۙ‏ ﴿۳۱﴾

31- اور (دیگر قسم کے) پھل اور (دوسری ذی حیات مخلوق کے لئے بھی) خوراک پیدا کر دی۔

مَّتَاعًا لَّـكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡؕ‏ ﴿۳۲﴾

32- (یہ سب) تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے لئے سامانِ زندگی کا کام دیتا ہے۔

فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ﴿۳۳﴾

33- لہٰذا (بجائے ان حقائق سے سبق آموز آگاہی حاصل کرنے کے جو لوگ ان خوشگواریوں کو سمیٹتے رہتے ہیں اور دوسروں کو ان سے محروم کیے رکھتے ہیں تو انہیں جان لینا چاہیے کہ انہیں اُس فیصلے کے دن جواب دینا پڑے گا) جب کانوں کو بہرہ کر دینے والی آواز بلند ہوگی۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿۳۴﴾

34- تو اس دن (نفسا نفسی کا یہ عالم ہوگا کہ بھائی) بھائی کو چھوڑ کر بھاگے گا۔

وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿۳۵﴾

35- اور (اولاد) اپنے ماں باپ کو چھوڑ جائے گی۔

وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿۳۶﴾

36- اور (میاں) اپنی بیوی (تک کو بھول جائے گا۔ اور والدین) اولاد تک کو چھوڑ جائیں گے۔

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿۳۷﴾

37- اس دن ان میں سے ہر شخص ایسی حالت میں ہوگا جو اسے (ہر دوسرے) سے بے پروا کر دے گی۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾

38- اس دن (نازل کردہ سچائیوں کے مطابق زندگی گزارنے والے) بہت سے چہرے (شگفتگی و شادابی اور اطمینان سے) چمک رہے ہوں گے۔

ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾

39- (اور اپنے اعمال کی وجہ سے کامیاب و کامران ہو جانے کے باعث) ہنستے اور خوشیاں مناتے ہوں گے۔

وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾

40- اور (ان کے برعکس) اس دن بہت سے چہرے ایسے ہوں گے جن پر (ذلت کا) گرد و غبار ہوگا۔

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾

41- (اور رُسوائی کی) سیاہیاں چھا رہی ہوں گی

ع 1 42 5

أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

42- چنانچہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے نازل کردہ سچائیوں اور احکام و قوانین کو تسلیم کرنے سے انکار کر رکھا تھا اور اللہ کی راہ سے ہٹے ہوئے تھے (فاجر)۔